سورة ابراهيم

آیات ۴۲ - ۵۲

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُۙ ﴿۴۲﴾
مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌؕ ﴿۴۳﴾
وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ
نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍۙ ﴿۴۴﴾
وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾
وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾
فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍؕ ﴿۴۷﴾
يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِۚ ﴿۴۹﴾
سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُۙ ﴿۵۰﴾
لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾
هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؑ ﴿۵۲﴾

اہل عقل و خرد کو مناظرِ قیامت اور قرآن سے انذار

- ✓ اللہ ظالموں کے جرائم سے غافل نہیں۔ عنقریب قیامت آنے والی ہے۔ روز قیامت اُن کا یہ حال ہو گا کہ خوف کے مارے اُن کی آنکھیں پتھرا جائیں گی،وہ سر اُٹھائے میدانِ حشر کی طرف دوڑ رہے ہوں گے،اُن کے دل دہشت سے لرز رہے ہوں گے،
- ✓ وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ انہیں ایک موقع اور دیا جائے تا کہ وہ اللہ کی پکار پر لبیک کہیں اور رسولوں کی پیروی کریں۔ اللہ جواب میں ارشاد فرمائے گا کہ یہ تم لوگ تھے جو دعوی کرتے تھے ہم فنا ہونے والے نہیں۔ حالانکہ تم ان لوگوں کی بستیوں میں رہتے تھے جو تم سے پہلے تباہ ہوئے تھے۔ تمہیں معلوم تھا کہ اُن کے ساتھ کیا ہوا؟ لیکن پھر بھی تم نے عبرت حاصل نہ کی

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمۡ لِيَوۡمٍ تَشۡخَصُ فِيۡهِ الۡاَبۡصَارُ ۙ﴿۴۲﴾ مُهۡطِعِيۡنَ مُقۡنِعِىۡ رُءُوۡسِهِمۡ لَا يَرۡتَدُّ اِلَيۡهِمۡ طَرۡفُهُمۡ‌ ۚ وَاَفۡـِٕدَتُهُمۡ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ - اور تم ہر گز گمان نہ کرنا (کہ) اللہ

حَسِبَ يَحْسَبُ ، حِسْبَانٌ : گمان کرنا، خیال کرنا، سوچنا

غَافِلًا عَمَّا - غافل ہے اس جو

يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ - عمل کرتے ہیں ظالم لوگ

اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمۡ - بیشک صرف وہ تو مہلت دیتا ہے انہیں

اَخَّرَ يُؤَخِّرُ ، تَاْخِيْرٌ : دیر کرنا، پیچھے ڈالنا، مہلت دینا (II)

لِيَوۡمٍ - ایک ایسے دن کے لیے

تَشۡخَصُ - پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی جس میں آنکھیں

شَخَصَ يَشْخَصُ ، شُخُوْصٌ : آنکھوں کا پتھرا جانا

شَخَص کا لفظ دو معانی میں: (۱) ایک فرد، (۲) دہشت کی وجہ سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جانا

فِيۡهِ الۡاَبۡصَارُ - جس میں آنکھیں

مُهۡطِعِيۡنَ - دوڑتے ہوئے ہوں گے (ھ ط ع)

أَهْطَعَ يُهْطِعُ ، إهْطَاعًا : جلدی جلدی چلنا۔لپکنا۔دوڑنا (IV)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ؕ﴿۴۳﴾

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ - اٹھائے ہوئے ہوں گے اپنے سروں کو (ق ن ع)

رُءُوْسِ ، رَاْس کی جمع- سَر

أَقْنَعَ يُقْنِعُ ، إِقْنَاعًا : بلند کرنا، اٹھانا (IV)

قَنَاعَة (I) : جو کچھ حصہ میں آئے اس پر راضی ہونا

اردو میں: قناعت، قانع

مُقْنِعِيْ اصل میں مُقْنِعِيْنَ تھا، اضافت کی وجہ سے نون گر گیا

لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ - نہیں لوٹے گی ان کی طرف

اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ ، اِرْتِدَادٌ :لوٹنا، مرتد ہو جانا (VIII)

طَرْفُهُمْ - ان کی پلک (نگاہ)

طَرَف : کسی چیز کا کنارا۔ طرف العين (آنکھ کا کنارا)، اس سے اس لفظ میں آنکھ اور آنکھ جھپکنے کے معنی پیدا ہوئے

وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ - اور ان کے دل

اَفْئِدَةً ، فُؤَادٌ کی جمع (دل) [انسانی جذبات کی شدت کا مرکز]

قَلْب: عضو (Organ)، روح وحیات کا منبع۔ عقل و شعور، فہم و تدبر کا مرکز

هَوَآءٌ - ہوا ہو رہے ہوں گے

هواء اس فضاء اور خلاء کو کہتے ہیں۔ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے لیکن محاورہ میں قلب کی صفت واقع ہوتی ہے۔ اور جو ڈرپوک ہو جرأت مند نہ ہو۔ اس کو قلب هواء کہتے ہیں افئدتھم هواء ۔ ان کے دل ہوا ہو رہے ہوں گے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ
اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ؕ﴿۴۳﴾

اب یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں، اللہ کو تم اس سے غافل نہ سمجھو اللہ تو اِنہیں ٹال رہا ہے اُس
دن کے لیے جب حال یہ ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں
سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں، نظریں اوپر جمی ہیں اور دل اڑے جاتے ہیں

Do not think Allah is heedless of the evil deeds in which the evil-doers are engaged. He is merely granting them respite until a Day when their eyes shall continue to stare in horror, when they shall keep pressing ahead in haste, their heads lifted up, their gaze directed forward,54 unable to look away from what they behold, their hearts utterly void.

محمد اقبال

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُۙ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌؕ ﴿۴۳﴾

نبی اکرم ﷺ کو تسلی اور مشرکین کو سخت دھمکی

- ان آیاتِ مبارکہ میں خطاب تو نبی اکرم ﷺ کو ہے لیکن عتاب قریش پر
- آپ ﷺ کو اطمینان دلایا جا رہا ہے (اور آپ کے توسط سے مسلمانوں کو بھی) کہ آپ یہ گمان نہ کریں کہ جو کچھ آپ کے مخالفین کر رہے ہیں ہم اس سے بے خبر ہیں۔ اللہ کو ہر چیز کی پوری پوری خبر ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ مجرم کو فوراً پکڑ لینا اس کا طریقہ نہیں ہے، وہ بڑے سے بڑے ظالم کو آخری وقت تک مہلت دیتا رہتا ہے کہ شاید یہ ظلم سے باز آ جائے، اور جب وہ پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بڑی شدید ہوتی ہے
- اگر انھوں نے اپنی روش نہ بدلی۔ اپنی نافرمانیوں اور ناشکری پر ہی اڑے رہے تو قیامت کے دن ان کی پکڑ ضرور ہو گی۔ اور حال یہ ہو گا کہ انتہائی پریشان ہوں گے۔ یہاں جو منظر کھینچا گیا ہے وہ جہنم کا منظر نہیں ہے۔ جہنم کا عذاب تو یقیناً بڑا عذاب ہو گا۔ جہنم کے عذاب سے پہلے۔ یہ میدان حشر میں ان کی کیفیت ہے جو کہ بیان کی جا رہی ہے اور یہ کیفیت خود کسی عذاب سے کم نہیں ہو گی
- آخرت کا ہولناک منظر دیکھ کر ان کا یہ حال ہو گا کہ جب ان کی نگاہیں اٹھیں گی تو وہ اٹھی کی اٹھی رہ جائیں گی، پلک جھپکنے کی نوبت بھی نہیں آئے گی گویا کہ ان کے دیدے پتھرا گئے ہیں، وہ سر اٹھائے ہوئے تیزی سے میدان حشر کی طرف بھاگ رہے ہوں گے۔ اور ان کے دل دہشت کی وجہ سے اڑ رہے ہوں گے۔

وَاَنۡذِرِ النَّاسَ يَوۡمَ يَاۡتِيۡهِمُ الۡعَذَابُ فَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ۙ نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمۡ تَكُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَكُمۡ مِّنۡ زَوَالٍ ۝۴۴

وَاَنۡذِرِ النَّاسَ يَوۡمَ - اور آپ خبردار کریں لوگوں کو اس دن سے

اَنۡذَرَ يُنۡذِرُ ، اِنۡذَارٌ : خبردار کرنا (IV)

يَاۡتِيۡهِمُ الۡعَذَابُ - کہ جب آئے گا ان پر عذاب

فَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا - تو کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا

رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ - اے ہمارے رب ! مہلت دے ہمیں

اَخَّرَ يُؤَخِّرُ ، تَاۡخِيۡرٌ : دیر کرنا، پیچھے ڈالنا، مہلت دینا

اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ - ایک قریبی مدت تک

اَجَلٌ : وقت، مدت

نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ - ہم قبول کریں گے تیری دعوت

اَجَابَ يُجِيۡبُ ، اِجَابَةٌ : قبول کرنا (IV)

اردو میں : جواب، اجابت، مستجاب، مجیب

وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ - اور ہم پیروی کریں گے رسولوں کی

اَوَلَمۡ تَكُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ - اور کیا نہیں تم نے قسمیں کھائی تھیں

اَقۡسَمَ يُقۡسِمُ ، اِقۡسَامٌ : قسم کھانا (IV)

مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَكُمۡ مِّنۡ زَوَالٍ - اس سے پہلے کہ نہیں ہوگا تمہارے لیے کوئی زوال

وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ - حالانکہ تم آباد تھے گھروں میں

سَكَنَ يَسْكُنُ ، سَكَنٌ : آباد رہنا، رہائش رکھنا

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ - ان لوگوں کے جنھوں نے ظلم کیا تھا اپنے اوپر

وَتَبَيَّنَ لَكُمْ - اور واضح ہو چکا تھا تم پر

تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ ، تَبَيُّنٌ : واضح ہونا (۷)

اردو میں: بیان، تبیین، مبین، بین

كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ - کہ کیا سلوک کیا ہم نے ان کے ساتھ

وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ - اور ہم نے بیان کر دیں تمہارے لیے تمام مثالیں

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ - اور یقیناً چل چکے تھے وہ اپنی چالیں

وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ - اللہ کے پاس تھا ان کے مکر (کا توڑ)

وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ - اور اگرچہ تھیں ان کی چالیں (ایسی)

لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ - کہ ٹل جائیں ان سے پہاڑ بھی

زَالَ يَزُوْلُ ، زَوَالٌ : زائل ہونا، ہٹ جانا، ٹل جانا

وَ اَنۡذِرِ النَّاسَ یَوۡمَ یَاۡتِیۡهِمُ الۡعَذَابُ فَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ نُّجِبۡ دَعۡوَتَکَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَ لَمۡ تَکُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ
مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَکُمۡ مِّنۡ زَوَالٍ ﴿ۙ۴۴﴾ وَّ سَکَنۡتُمۡ فِیۡ مَسٰکِنِ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ تَبَیَّنَ لَکُمۡ کَیۡفَ فَعَلۡنَا بِهِمۡ وَ ضَرَبۡنَا لَکُمُ الۡاَمۡثَالَ ﴿۴۵﴾ وَ قَدۡ
مَکَرُوۡا مَکۡرَهُمۡ وَ عِنۡدَ اللّٰهِ مَکۡرُهُمۡ ؕ وَ اِنۡ کَانَ مَکۡرُهُمۡ لِتَزُوۡلَ مِنۡهُ الۡجِبَالُ ﴿۴۶﴾

اے محمدؐ، اُس دن سے تم اِنہیں ڈراؤ جبکہ عذاب اِنہیں آلے گا اُس وقت یہ ظالم کہیں گے کہ "اے ہمارے رب، ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے، ہم تیری دعوت کو لبیک کہیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے" (مگر انہیں صاف جواب دے دیا جائے گا کہ) کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو اِس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں ہے؟ حالانکہ تم ان قوموں کی بستیوں میں رہ بس چکے تھے جنہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا تھا اور دیکھ چکے تھے کہ ہم نے اُن سے کیا سلوک کیا اور اُن کی مثالیں دے دے کر ہم تمہیں سمجھا بھی چکے تھے انہوں نے اپنی ساری ہی چالیں چل دیکھیں، مگر اُن کی ہر چال کا توڑ اللہ کے پاس تھا اگرچہ اُن کی چالیں ایسی غضب کی تھیں کہ پہاڑ اُن سے ٹل جائیں

(O Muhammad), warn mankind of the Day when a severe chastisement shall overtake them, and the wrong-doers will say: "Our Lord, grant us respite for a short while; we shall respond to Your call and will follow Your Messengers." (But they will be clearly told): "Are you not the same who swore earlier that they shall never suffer decline? You said so even though you had lived in the dwellings of those who had wronged themselves (by sinning), and you were aware how We dealt with them, and We had even explained to you all this by giving examples. Indeed the unbelievers contrived their plan, but it is in Allah's power to nullify their plan, even though their plans were such that would move even mountains.

محمد اقبال

وَاَنۡذِرِ النَّاسَ یَوۡمَ یَاۡتِیۡهِمُ الۡعَذَابُ فَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمۡ تَكُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَكُمۡ مِّنۡ زَوَالٍ ۙ﴿۴۴﴾

فرضِ رسالت

- نبی اکرم ﷺ بھی دوسرے انبیاء ورُسل کی طرح لوگوں کو خوفناک عذاب کے نزول سے انذار اور ڈرانے پر مامور تھے۔
- آپ ﷺ سے فرمایا جارہا ہے کہ آج یہ کفار قریش اگر آپؐ کی بات مان کے نہیں دے رہے تو آپؐ اس کی پروانہ کریں۔ البتہ اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے آنے والے عذاب سے ضرور ڈرائیں اور انھیں اچھی طرح باخبر کردیں کہ عذاب کا آنا تم سے دور نہیں لیکن تمھیں اندازہ نہیں کہ اس دن تمہاری بے بسی کس حال کو پہنچ چکی ہوگی۔ عذاب کا پہلا جھٹکا لگتے ہیں تمہاری یہ رعونت ہوا ہو جائے گی
- حشر کا میدان، حیات دنیا کا دفتر لپیٹ دیا گیا ہے، اس وقت یہ ظالم کہیں گے اے ہمارے رب ہم کو تھوڑی سی مہلت اور دے دے۔ ہم تیری دعوت پر لبیک کہیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے، ان کی بات مانیں گے
- انہیں صاف صاف جواب دے دیا جائے گا کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو زوال آنا ہی نہیں ہے۔ دنیا میں جب رسول پکارتے تھے تو تمہاری اکڑ تمہارا غرور تم کو جھکنے ہی نہ دیتا تھا۔ تم نے اپنے آپ کو سمجھا تھا کہ تمہارے بغیر تو دنیا چلے گی ہی نہیں، indispensable سمجھتے تھے خود کو
- انسان کا حال یہ ہے کہ ذرا سی طاقت، اختیار اور اقتدار اسے ملتا ہے تو سرکشی، جباری و قہاری شروع کر دیتا ہے، اپنے پیش روؤں کے انجام سے سبق نہیں لیتا، بالآخر وقت ان کی رعونت پر خاک ڈال کر انہیں لاچار اور مجبور بنا کر اپنے خالق کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے ان کے انکار، سرکشی اور بغاوت کا انجام بھگتنے کے لیے

وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

تاریخ کی یاددہانی

- کفار کی آہ و بکاہ اور زندگی میں مہلت دینے کی درخواست پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم تو اس طرح درخواست پیش کر رہے ہو جیسے تم اچانک پکڑے گئے ہو، حالانکہ ہر آنے والے رسول (علیہ السلام) نے تمہیں قیامت کی خبر دی اور دنیا کی بے ثباتی اور تمہاری زندگیوں کی ناپائیداری کا ہمیشہ تمہیں یقین دلایا
- مزید یہ کہ تمہارے سامنے ابھی تک ان آبادیوں کے کھنڈرات بکھرے ہوئے ہیں اور جن میں سے بعض آبادیوں میں تم سکونت بھی رکھتے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آچکا ہے اور جو اپنی بداعمالیوں کے باعث اپنے ہولناک انجام کو پہنچیں
- ان تباہ شدہ قوموں کا بھی یہی گمان تھا جو تمہارا ہے کہ ان کے لیے کبھی دنیا سے ٹلنا نہیں اور انھوں نے دنیا میں رہنے کی ساری ہی تدبیریں کرلی تھیں، ایسی مضبوط تدبیریں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے سرک جائیں، دریاؤں کی روانی رک جائے، ہواؤں کے لیے چلنا مشکل ہو جائے مگر چونکہ وہ سب تدبیریں اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں تھیں اس لیے وہ سب گاؤ خورد ہو گئیں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پورا ہوا، اور جب ان کی تباہی کا وقت آیا تو وہ اس طرح فنا کی گھاٹ اتار دیے گئے کہ ان کے پیچھے کوئی رونے والا بھی باقی نہ رہا۔
- تم چونکہ انہی تباہ شدہ قوموں کے نقشِ قدم پر چل رہے تھے اس لیے یہ جاننا کوئی مشکل نہیں تھا کہ تمہیں بھی ایک دن ایسے حالات سے سابقہ پیش آئے گا۔ لیکن تم نے کسی چیز کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا اور آج اس کا انجام تمہارے سامنے ہے۔

فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ مُخۡلِفَ وَعۡدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍؕ﴿۴۷﴾ يَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَيۡرَ الۡاَرۡضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوۡا لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ﴿۴۸﴾

فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ - سو ہرگز خیال نہ کرنا اللہ

مُخۡلِفَ وَعۡدِهٖ رُسُلَهٗ - خلاف کرنے والا اپنے وعدوں کے جو اس نے اپنے رسولوں سے کیے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ - بیشک اللہ نہایت غالب انتقام لینے والا ہے

يَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ - جس دن بدل دی جائے گی یہ زمین

بَدَّلَ ، يُبَدِّلُ ، تَبۡدِيۡلٌ : بدلنا، تبدیل کرنا (۱۱)

غَيۡرَ الۡاَرۡضِ - دوسری زمین سے

وَ السَّمٰوٰتُ - اور آسمان بھی (بدل جائیں گے)

وَ بَرَزُوۡا لِلّٰهِ - اور پیش ہوں گے سب اللہ کے حضور

بَرَزَ ، يَبۡرُزُ ، بُرُوۡزٌ : باہر نکلنا، پیش ہونا

اردو میں: مبارزت، مبارز، براز (بول و براز)

الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ - جو یکتا ہے اور زبردست قوّت کا مالک

وَ تَرَى الۡمُجۡرِمِيۡنَ يَوۡمَئِذٍ - اور دیکھو گے تم مجرموں کو اس دن

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾

مُّقَرَّنِيْنَ - وہ جکڑے ہوئے ہوں گے

قَرَّنَ يُقَرِّنُ ، تَقْرِيْنًا : جکڑنا | مُقَرَّنٌ : جکڑا ہوا (مُقَرَّنِيْن اس کی جمع)

فِي الْاَصْفَادِ - زنجیروں میں

صَفَدَ يَصفِدُ ، صَفْدًا : قید کرنا۔ ہتھکڑی لگانا۔ بیڑی ڈالنا | صَفَدٌ : بیڑی، زنجیر

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ - ان کے لباس ہوں گے تارکول کے

سَرَابِيْلُ ، سِرْبَالٌ کی جمع (قمیص، کرتا، لباس)

قَطَرَ يَقْطُرُ ، قَطْرًا : کسی کو پہلو پر گرا دینا / پانی کا جاری ہونا بہنا | قُطْرٌ جمع اَقْطَارٌ - کسی چیز کا پہلو / کنارہ | قِطَر : پگھلا ہوا تانبا

قِطَرَان: ایک روغنی سیال آتش گیر مادہ (تارکول / گندھک)

وَّ تَغْشٰى - اور ڈھانپے ہوئے ہو گی

غَشِيَ يَغْشٰى ، غِشَاوَةٌ: ڈھانپنا، چھپانا

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ - ان کے چہروں کو آگ

وُجُوہ ، وَجه کی جمع (چہرے)

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ - تاکہ بدلہ دے اللہ

كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ - ہر شخص کو اس کی کمائی کا

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ - بیشک اللہ جلد حساب چکانے والا ہے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۚ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ
النَّارُ ۙ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾

پس اے نبیؐ، تم ہر گز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ کبھی اپنے رسولوں سے کیے ہوئے وعدوں کے خلاف کرے گا اللہ زبردست ہے اور انتقام لینے والا ہے، ڈراؤ اِنہیں اُس دن سے جبکہ زمین اور آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیے جائیں گے اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہو جائیں گے، اُس روز تم مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں ہاتھ پاؤں جکڑے ہونگے، تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے اُن کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے

So, do not think, (O Prophet), that Allah will go back upon His promise to His Messengers. Surely Allah is Mighty, Lord of retribution. (Do warn them of the) Day when the heavens and the earth shall be altogether changed; when all will appear fully exposed before Allah, the One, the Irresistible! On that Day you shall see the guilty ones secured in chains; their garments shall be black as if made out of pitch, and flames of the Fire shall cover their faces- so that Allah may requite each person for his deeds. Allah is swift in reckoning.

محمد اقبال

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾

روز محشر کے مناظر

- لیکن مقصود دعوت۔ جو کہ اسلوب بدل بدل کے دی جارہی ہے، کبھی دنیا ہی میں آنے والے عذاب کا حوالہ، کبھی اپنے غیر متبدل قانون اور سنت کے بیان سے، اور کبھی قیامت کے تذکرے اور اس دن پیش آنے والے حالات سے کی سختی کے بیان سے کہ طبیعتیں نرم ہوں اور لوگ اس دعوت کی طرف متوجہ ہوں

- اس آیتِ کریمہ میں بھی وہی دعوت لیکن پیرایہ بدل کر۔ جھٹلانے والوں کو بتایا جارہا ہے کہ تم ہزار انکار کرو لیکن یہ بات انکار سے ٹل نہیں سکتی کہ بہر حال موت آئے گی۔ اور ایک ہمہ گیر موت قیامت کی صورت اختیار کر جائے گی۔ اس دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی اور تمہیں اپنی زندگی کے اعمال کی جواب دہی کے لیے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر دیا جائے گا

- کاش تم اس دن اپنی بے بسی، اجنبیت اور تنہائی کو محسوس کر سکو کہ تمہارے پاؤں تلے جو زمین ہو گی وہ، وہ زمین نہیں ہو گی جس سے تم دنیا میں مانوس رہے ہو۔ اور وہ آسمان نہیں ہو گا جس سے برستی ہوئی روشنی اور اترتے ہوئے حسن کو تم دیکھنے کے عادی ہو۔ یہ تو دنیا ہی اور ہو گی۔ ہر چیز بدل دی جائے گی۔ اور پھر اس دن اپنی قبروں سے نکلنے والے اور میدان حشر کی طرف بڑھنے والے اس طرح بے محابا بڑھیں گے کہ نہ کوئی مددگار ساتھ ہو گا اور نہ کوئی سفارشی، نہ کوئی دلجوئی کرنے والا اور نہ کوئی سہارا دینے والا۔ (وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا)، واسطہ ہو گا تو صرف ایک اللہ تعالیٰ سے، جو اپنی الوہیت اور حاکمیت میں یکتا ہو گا۔

(اس آیت سے اور قرآن کے دوسرے مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں زمین و آسمان بالکل نیست و نابود نہیں ہو جائیں گے بلکہ صرف موجودہ نظام طبیعی کو درہم برہم کر ڈالا جائے گا زمین اور آسمانوں کی موجودہ ہیئت بدل دی جائے گی اور ایک دوسرا نظام طبیعت، دوسرے قوانین فطرت کے ساتھ بنا دیا جائے گا۔ وہی عالم آخرت ہو گا)

وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۚ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۙ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾

...... قرآن کے اشارات اور حدیث کی تصریحات سے یہ بات ثابت ہے کہ حشر اسی زمین پر برپا ہوگا، یہیں عدالت قائم ہوگی، یہیں میزان لگائی جائے گی اور قضیہ زمین بر سر زمین ہی چکایا جائے گا۔ نیز یہ بھی قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ ہماری وہ دوسری زندگی جس میں یہ معاملات پیش آئیں گے محض روحانی نہیں ہوگی بلکہ ٹھیک اسی طرح جسم و روح کے ساتھ ہم زندہ کیے جائیں گے جس طرح آج زندہ ہیں، اور ہر شخص ٹھیک اسی شخصیت کے ساتھ وہاں موجود ہوگا جسے لیے ہوئے وہ دنیا سے رخصت ہوا تھا۔

مجرمین کے احوال۔ (یوم آخرت کے ہول کی مزید تفصیل)

- بنی نوع انسان کو خطاب کر کے کہا جارہا کہ تم اس دن مجرمین کو اس طرح دیکھو گے (جیسا کی بیان کیا جارہا ہے)
- اس دن اللہ کی حاکمیت اور اس کا جلال (نمایاں ترین چیز ہو گی)۔اور مجرمین زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے، نہ اپنی مرضی سے چل سکیں گے، نہ سر اوپر اٹھا سکیں گے، نہ آسانی سے حرکت کر سکیں گے، اور ذلت کا عالم یہ ہوگا کہ ان کے لباس تارکول / گندھک کے ہوں گے، یہ دونوں ہی آتش پذیر مادے ہیں کہ ایک طرف تو شدت عذاب انتہا کو پہنچی ہو گی پھر اوپر سے ذلت کی بھی کوئی انتہاء نہیں ہو گی
- یہ دراصل بدلہ ہو گا ان کے اعمال کا۔ کیونکہ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مسجود ملائک بنایا لیکن اس نے اپنے آپ کو اس حد تک ذلیل کیا کہ بتوں کو اپنا مسجود بنالیا، انھوں نے اپنی زندگی میں ظلم اور مکاری کو اپنا کسب بنالیا تھا، ان کی مکاری اور گہری تدابیر کے لیے مناسب ہے کہ جلدی ان کا حساب لیا جائے کیونکہ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ ان کی اس مکاری کو ظاہر نہ کرے گا اور کوئی قوت بھی ان پر غالب نہ آسکے گی چنانچہ اللہ بڑی سرعت سے اب ان سے حساب بھی لے گا اور ذلت کے ساتھ انھیں عذاب بھی دیگا

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۚ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾

روز قیامت مجرموں کی حالت میں سے تقریبا دس کیفیات سے پردہ اٹھا گیا ہے

1. قیامت کے دن مجرموں کی آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی۔ سخت عذاب اور خوف کی وجہ سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی
2. چونکہ چھپنے کی کوئی جگہ نہ ہوگی اس لیے مجبوراحساب وکتاب کی طرف تیز رفتاری سے دوڑتے ہوں گے۔
3. سراوپر کی طرف اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ ۴۔ شدت خوف سے آنکھیں بند نہیں کرسکیں گے۔
4. گھبراہٹ کی وجہ سے ڈر رہے ہوں گے۔
5. زمین وآسمان بدل دیے جائیں گے۔اس لیے میز مین وآسمان نہ ہوں گے۔الگ نظام ہوگا۔
6. سب کے سب اللہ تعالی کے دربار میں حاضر ہوں گے۔
7. مجرم زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔یہ زنجیر ان کو ذلت ورسوائی کے لیے ڈالی جاگی اس لیے نہیں کہ یہ بھاگئیں نہیں، کیونکہ وہاں کوئی بھاگ نہ سکے گا۔
8. لباس آتش گیر مادہ سے ہوگا جوآگ کو اپنی طرف کھینچے گا۔اس سے عذاب میں مزید اضافہ ہوگا۔
9. پورے چہرے پرآگ چھائی ہوئی ہوگی۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ - یہ پیغام ہے لوگوں کے لیے

وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ - تاکہ انھیں خبر دار کیا جائے اس کے ذریعہ سے

وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا - اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - صرف وہی ایک معبود ہے

وَّلِيَذَّكَّرَ - اور تاکہ نصیحت حاصل کریں عقل والے

اُولُوا الْاَلْبَابِ - عقل و شعور والے

تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرًا : نصیحت حاصل کرنا (۷)

اَلْبَاب ، لُبّ کی جمع (عقل، مغز)

هَٰذَا بَلَٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِۦ وَلِيَعْلَمُوٓا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَٰبِ ۝٥٢

یہ اِس لیے ہوگا کہ اللہ ہر متنفس کو اس کے کیے کا بدلہ دے گا اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی

This is a proclamation for all mankind that they may be warned by it, and that they may know that their God is none but the One True God, and that men of understanding may take heed.

محمد اقبال

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۵۲ ؑ)

آخری پیغام

- یہ قرآن تمام نوع انسانی کے لیے آخری پیغام ہے، جسے قرآن کریم نے ایک دوسری جگہ موعظة من ربکم فرمایا ہے۔ انسانوں کی ہدایت اور ان کی بھلائی کے لیے اس سے بہتر کوئی نسخۂ شفا نہیں، اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان کو اس کے ذریعے سے خبردا کردیا جائے
- ان کی تمام تر خرابیوں کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اِلٰہ ماننے سے انکار کرتے ہیں اور یا اسے اِلٰہ مان کر دوسری قوتوں کو اس کا شریک بناتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ انسانی زندگی تار تار ہو کر رہ گئی۔ اب اس کی بقاء اور سدھار کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو ایک ہی اِلٰہ، ایک ہی معبود، ایک ہی مشکل کشا، ایک ہی ہادی، ایک ہی رہنما، ایک ہی پرورش کرنے والا اور ایک ہی دنیا اور دین کے لیے رہنمائی دینے والا تسلیم کرلیا جائے۔ اور انسان عاجز ہو کر اس کے آستانے سے وابستہ ہو جائے۔ اور اس کے عقل و دانش کے پیکر بھی یہ تسلیم کرلیں کہ تمہاری عقل کو غذا بھی وہیں سے مل سکتی ہے۔ اور جہاں تمہاری عقل سپر انداز ہو جاتی ہے، اس دنیا کی رہنمائی بھی اس کو وہیں سے مل سکتی ہے:

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے ایک وہی باقی بتانِ آذری

اہل عقل وخرد کو مناظرِ قیامت اور قرآن سے انذار

- ✓ اللہ ظالموں کے جرائم سے غافل نہیں۔ عنقریب قیامت آنے والی ہے۔ روز قیامت اُن کا یہ حال ہو گا کہ خوف کے مارے اُن کی آنکھیں پتھرا جائیں گی،وہ سر اُٹھائے میدانِ حشر کی طرف دوڑ رہے ہوں گے،اُن کے دل دہشت سے لرز رہے ہوں گے۔
- ✓ وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ انہیں ایک موقع اور دیا جائے تا کہ وہ اللہ کی پکار پر لبیک کہیں اور رسولوں کی پیروی کریں۔ اللہ جواب میں ارشاد فرمائے گا کہ یہ تم لوگ تھے جو دعوی کرتے تھے ہم فنا ہونے والے نہیں۔ حالانکہ تم ان لوگوں کی بستیوں میں رہتے تھے جو تم سے پہلے تباہ ہوئے تھے۔ تمہیں معلوم تھا کہ اُن کے ساتھ کیا ہوا؟ لیکن پھر بھی تم نے عبرت حاصل نہ کی